98624 ـ بیوی نماز ادا نہیں کرتی اور اکثر امور میں خاوند کی نافرمانی کرتی ہو تو اس کے ساتھ کیسے معاملہ کیا جائے

سوال

میری بیوی بہت سارے معاملات میں میری نافرمانی کرتی ہے، اولاد کی تعلیم و تربیت میں، اور رشتہ داروں کے ساتھ تعلقات میں، اور اسی طرح ازدواجی زندگی کے بہت سارے دوسرے امور میں بھی مخالفت کرتی ہے، میں اس کا کیا کروں، میں نے اسے کہا کہ نماز ادا کیا کرو، اور قرآن مجید کی تلاوت کرو لیکن وہ نہیں مانتی! آپ سے گزارش ہے کہ اس کی ہدایت کے لیے دعا فرمائیں.

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

سعادتمند اور خوشبخت گھر وہی ہیں جن میں افہات و تفہیم پائی جائے، اور محبت و الفت اور مودت پر قائم ہوں، اور اس گھر کی عمارت اسی وقت مکمل ہوتی ہے جب خاوند اور بیوی میں مودت و محبت اور الفت پائی جائے، اور یہ چیز اسی صورت میں مکمل ہو سکتی ہے جب خاوند اور بیوی دونوں ہی اپنے واجبات کی ادائیگی کریں، ان واجبات میں درج ذیل امور شامل ہیں:

خاوند کا اپنی بیوی اور بچوں کے اخراجات اور نان و نفقہ برداشت کرنا.

بیوی پر شریعت کے دائرہ میں رہتے ہوئے اپنے خاوند کی اطاعت و فرمانبرداری کرنا واجب ہے.

جب عورت اپنے خاوند کے حق نگرانی میں سے کوئی حق سلب کرنے کی کوشش کرے، یا پھر خاوند کی اطاعت کرنے سے ہاتھ کھینچے اور بددماغی کرنا چاہے تو وہ اپنا گھر اپنے ہاتھ سے منہدم کرنے اور اپنی اولاد کو برے اعمال کے سبب تباہ کرنے کی کوشش کر رہی ہے.

بیویوں کو عموما معلوم ہونا چاہیے کہ ان پر شرعا خاوند کی اطاعت و فرمانبرداری کرنا واجب ہے، اور خاوند کو چاہیے کہ وہ اپنی بیوی بچوں پر اپنی حکمرانی کو بہتر طریقہ سے استعمال کرے، اور ان کی اصلاح اور سعادت میں راہنمائی کرے.

فرمان باری تعالی ہے:

مرد عورتوں پر حاکم ہیں، اس وجہ سے کہ اللہ تعالی نے بعض کو بعض پر فضیلت دی ہے، اور اس لیے کہ مردوں نے اپنے اموال خرچ کیے ہیں النساء (34).

اور پھر بیویوں کو درج ذیل احادیث پر غور کرنا چاہیے:

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" اگر میں کسی کو حکم دیتا کہ وہ (اللہ کے علاوہ) کسی دوسرے کو سجدہ کرے تو عورت کو حکم دیتا کہ وہ اپنے خاوند کو سجدہ کرے "

سنن ترمذی حدیث نمبر (1159) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح ترمذی میں اسے حسن قرار دیا ہے.

ابو امامہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" تین قسم کے افراد کی نماز ان کے کانوں سے نیچے نہیں جاتی: بھاگا ہوا غلام جب تك واپس نہ آ جائے، اور ایك وہ عورت جس کا خاوند اس پر ناراض ہو کر رات بسر کرے، اور وہ امام و حکمران جسے قوم ناپسند کرتی ہو "

سنن ترمذی حدیث نمبر (360) امام ترمذی نے اسے حسن قرار دیا ہے.

معاذ بن جبل رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" جو بیوی دنیا میں اپنے خاوند کو تکلیف دیتی ہے تو اس شخص کی حوروں میں سے بننے والی بیوی اسے کہتی ہے اللہ تعالی تجھے تباہ کرے یہ تو تیرے پاس کچھ وقت کے لیے عنقریب اس نے تجھے چھوڑ کر ہمارے پاس آنا ہے "

سنن ترمذی حدیث نمبر (1174) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح ترمذی میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" کسی بھی عورت کے حلال نہیں کہ خاوند موجود ہو تو وہ خاوند کی اجازت کے بغیر روزہ رکھے، اور خاوند کے گھر میں خاوند کی اجازت کے بغیر کسی کو آنے دے "

صحیح بخاری حدیث نمبر (4699) صحیح مسلم حدیث نمبر (1026).

علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی اس حدیث پر تعلیقا کہتے ہیں:

جب عورت پر خاوند کی شہوت پوری کرنے میں اطاعت کرنی واجب ہے تو پھر اس سے اہم اشیاء میں تو خاوند کی اطاعت کرنا بالاولی واجب ہوگی، جس میں اپنے بچوں کی تعلیم و تربیت اور گھر کی اصلاح وغیرہ دوسرے حقوق و واجبات شامل ہیں.

اور حافظ ابن حجر رحمہ اللہ تعالی فتح الباری میں کہتے ہیں:

" اس حدیث میں ہے کہ: بیوی پر نفلی کام کرنے سے خاوند کا حق زیادہ تاکیدی ہے کیونکہ خاوند کا حق واجب ہے، اور خاوند کا حق ادا کرنا نفلی کام پر مقدم ہوگا "

دیکھیں: آداب الزفاف (210).

دوم:

خاوند کو چاہیے کہ وہ بیوی کی نافرمانی کے اسباب تلاش کرنے کی کوشش کرے، اور ایسے اسباب کو پہچانے جن کے ذریعہ بیوی کے اس مرض کا علاج کر سکے اور اس سے امن و امان تك پہنچ سکے، تا کہ اللہ سبحانہ و تعالی کی ناراضگی اور اس کے عذاب سے محفوظ رہے، ان اسباب میں درج ذیل امور شامل ہیں:

خاوند:

جی ہاں ہو سکتا ہے بیوی کی نافرمانی کا سبب آپ ہوں، یا تو آپ میں کچھ معصیت و نافرمانی پائی جاتی ہے، جیسا کہ سلف رحمہ اللہ کا کہنا ہے:

" میں اپنی معصیت و نافرمانی کے اثرات اپنی سواری اور اپنی بیوی میں دیکھتا ہوں "

اور یہ اثرات بیوی کے سوء اخلاق یا پھر اطاعت نہ کرنے کی صورت میں ہوتے ہیں.

یا پھر خاوند اپنی بیوی کے ساتھ برے اخلاق کا مظاہرہ کرتا ہے، تو اس طرح اس کے رد فعل میں بیوی خاوند کے برے اخلاق کی بنا پر بیوی بھی خاوند کے ساتھ اچھے معاملات نہیں کرتی.

اور ان اسباب میں بیوی کے گھر والے اور رشتہ دار یا پھر پڑوسی یا اس کی سہیلیاں بھی ہو سکتی ہیں جو خاوند اور بیوی میں علیحدگی کرانے میں شیطان کی معاونت کرتے ہیں.

اور اگر سبب بیوی کی جانب سے ہے - یعنی بیوی کے کمزور ایمان یا پھر شرعی احکام سے جہالت کی وجہ سے - تو خاوند کو چاہیے کہ وہ اسے اللہ کی یاد دلائے، اور اس کے ایمان کی تقویت میں معاونت کرے، اور خاوند کے جن

حقوق سے بیوی جاہل ہے ان کی بیوی کو تعلیم دے.

اگر ایسا کرنا فائدہ مند نہ ہو تو پھر وہ بیوی کو ہلکی پھلکی مار کی سزا دے، اور اگر یہ بھی فائدہ نہ دے تو پھر وہ اسے بستر میں چھوڑ دے یعنی بستر سے علیحدہ کر دے.

اگر خاوند اپنی پوری جدوجھد صرف کرے اور بیوی نہ تو اس کی بات مانے اور نہ ہی کسی دوسرے شخص کی جانب سے خیر کی بات مانے تو پھر یہی راہ ہے کہ آپ اسے ایك طلاق دے دیں؛ کیونکہ یہ ایك طلاق اسے متنبہ کر دے اور اس کے حقوق یاد دلا دے.

لیکن اگر پھر بھی وہ اپنی معصیت و نافرمانی پر قائم رہے تو پھر اس عورت میں کوئی خیر و بھلائی نہیں، امید ہے اللہ سبحانہ و تعالی آپ کو اس کا نعم البدل عطا فرمائیگا.

درجہ بدرجہ اصلاح کی دلیل درج ذیل فرمان باری تعالی ہے: اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

اور جن عورتوں کی نافرمانی اور بدمغی کا خوف ہو تو انہیں نصیحت کرو، اور انہیں الگ بستروں پر چھوڑ دو، اور انہیں مار کی سزا دو، پھر اگر وہ تابعداری کریں تو ان پر کوئی راستہ تلاش نہ کرو، یقینا اللہ تعالی بڑی بلندی اور بڑائی والا ہے النساء (34).

شیخ عبد الرحمن السعدی رحمہ اللہ تعالی اس کی تفسیر میں رقمطراز ہیں:

اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

اور جن عورتوں کی نافرمانی اور بدمغی کا خوف ہو .

یعنی وہ اپنے خاوند کی اطاعت و فرمانبرداری نہ کریں اور کلام یا فعل میں نافرمانی کریں، تو تم انہیں سہل سے سہل طریقہ سے ادب سکھاؤ.

" فعظوھن " انہیں وعظ و نصیحت کرو .

یعنی خاوند کی اطاعت میں اللہ سبحانہ و تعالی کا حکم بیان کرے، اور خاوند کی نافرمانی کے متعلق شریعت کا حکم کیا ہے وہ بتایا جائے، اور اس کے ساتھ ساتھ خاوند کی اطاعت و فرمانبرداری کرنے کی ترغیب دلائی جائے، اور خاوند کی نافرمانی کرنے سے ڈرایا جائے، اگر وہ اس سے باز آ جائے تو مطلب پورا ہو جائیگا.

لیکن اگر پھر بھی وہ نافرمانی پر قائم رہتی ہے تو پھر بیوی کو بستر سے علیحدہ کر دے، یعنی وہ بیوی کے ساتھ

مباشرت نہ کرے اور مجامعت کرنے سے رک جائے حتی کہ مقصد اور مطلب پورا ہو جائے اور بیوی اطاعت کرنے لگے.

اور اگر پھر بھی نافرمانی پر قائم رہتی ہے تو پھر اسے ہلکی پھلکی سے مار کی سزا دے، اگر تو ان تین امور میں سے کسی ایک کی وجہ سے مقصد اور مطلب پورا ہو جائے اور اطاعت کرنے لگے نافرمانی سے باز آ جائے اور وہ تمہاری اطاعت کرنے لگیں تو پھر:

" ان پر کوئی راہ تلاش مت کرو "

یعنی جو تم چاہتے تھے وہ حاصل ہو چکا ہے اس لیے اب بیوی کو ماضی کے امور پر ڈانٹنا چھوڑ دو، اور جن عیوب کے ذکر کرنے سے سے شر پیدا ہو اسے چھوڑ دیں.

دیکھیں: تفسیر السعدی (142).

بہر حال خاوند اپنی بیوی کے بارہ میں زیادہ علم رکھتا اور اسے بہتر جانتا ہے، اگر اسے علم ہو کہ اس کی نافرمانی کے اسباب ایسے ہیں جن کا وہ علاج کر سکتا ہے تو وہ ان اسباب کا ضرور علاج کرے، اور اگر اس سے کوئی فائدہ نہ ہو تو پھر خاوند کو چاہیے کہ وہ اپنے خاندان میں سے یا پھر بیوی کے خاندان میں سے کسی ایک کی ذمہ داری لگائے کہ وہ ان اسباب کا علاج کرے، کیونکہ ہو سکتا ہے اس کے علاوہ کسی دوسرے کا بیوی پر اثر زیادہ ہو.

سوم:

ہماری سابقہ کلام ہر اس خاوند کے لیے ہے جو اپنی بیوی کی جانب سے نافرمانی کا شکار ہے، اور اس کلام میں وہ بیوی شامل ہے جس کی حالت میں بارہ میں سوال کیا گیا ہے، لیکن یہ اس صورت میں ہے جب وہ نماز کی پابندی کرتی ہو.

لیکن اگر وہ نماز ادا نہیں کرتی تو پھر اوپر بیان کردہ امور اس پر فٹ نہیں ہوتے؛ کیونکہ اس حالت میں اس کے ساتھ کلام مختلف ہوگی؛ اس لیے کہ ترک نماز کی بنا پر وہ کافرہ عورتوں میں شمار ہوتی ہے، اور اس کے خاوند کے لیے اس عورت کے قریب جانا حلال نہیں، اور نہ ہی وہ اس سے جماع کر سکتا ہے لیکن اگر وہ نماز ادا کرنے لگے تو پھر صحیح ہے.

اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

اگر وہ توبہ کر لیں اور نماز ادا کرنے لگیں اور زکاۃ کی ادائیگی کریں تو وہ تمہارے دینی بھائی ہیں التوبۃ (11).

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:ط

" بلاشبہ مرد اور شرك و كفر كے مابين حد فاصل نماز ترك كرنا ہے "

صحیح مسلم حدیث نمبر (116).

اور ایك حدیث میں رسول كریم صلی اللہ علیہ وسلم كا فرمان ہے:

" یقینا ہمارے اور ان (كافروں) كے مابین معاہدہ نماز ہے، چنانچہ جس نے بھی نماز ترك كی اس نے كفر كیا "

سنن ترمذی حدیث نمبر (2621) سنن نسائی حدیث نمبر (463) سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (1079) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح ترمذی میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

اس لیے ہمارے سائل بھائی آپ اس اہم معاملہ سے شروع كریں، اور كوشش كریں كہ سہل سے سہل طریقہ میں بیوی كے لیے نماز كا حكم بیان كریں، كہ نماز كا ترك كرنا كفر اكبر ہے، اور اگر نماز ادا نہیں كرو گی اور اسی معصیت پر برقرار رہو گی تو نكاح فسخ ہو جائیگا.

اگر وہ قبول كرتے ہوئے نماز كی ادائیگی كرنے لگے تو الحمد للہ اور آپ اس كے ساتھ ان امور كے مطابق چلیں جو ہم ابھی بیان كر چكے ہیں.

اور اگر وہ قبول نہ كرے اور نماز ترك كرنے پر مصر رہے تو پھر آپ اس كی نافرمانی كا علاج كرنے كی كوشش مت كریں، اور نہ ہی آپ بچوں كی تعلیم و تربیت میں بیوی كی كوتاہی كے بارہ دریافت كریں؛ كیونكہ آپ كا اس عورت كے ساتھ عقد زوجیت میں رہنا ہی حلال نہیں.

اور اسے فسخ نكاح سے قبل آپ ڈرائیں ـ كیونكہ ہو سكتا ہے آپ كا نكاح ایك طلاق دینے سے فسخ ہو اس لیے كہ اكثر عدالتیں ترك نماز كو فسخ نكاح كا موجب نہیں سمجھتیں! ـ اور اسے آخری فرصت اور موقع دیں؛ ہو سكتا ہے كہ اللہ تعالی اسے ہدایت دے اور اس كا سینہ حق كے لیے كھل جائے.

مزید آپ سوال نمبر (47425) كے جواب كا مطالعہ ضرور كریں، اس میں تارك نماز كو دعوت دینے كا مثالی طریقہ بیان كیا گیا ہے.

اس كے علاوہ آپ سوال نمبر (12828) اور (91963) كے جوابات كا مطالعہ ضرور كریں.

اللہ سبحانہ و تعالی سے ہماری دعا ہے كہ وہ آپ كی بیوی كو نماز كی پابندی كرنے كی توفیق نصیب فرمائے، اور اس

کے دل میں ہر قسم کی بھلائی اور خیر کے کام ڈالے، اور اس کے کان اور دل اور آنکھوں اور جسم کے باقی سارے اعضاء کو بھی صحیح کرے، اور اسے اللہ تعالی کی نعمتوں پر اللہ کا شکر ادا کرنے کی توفیق نصیب فرمائے.

واللہ اعلم .